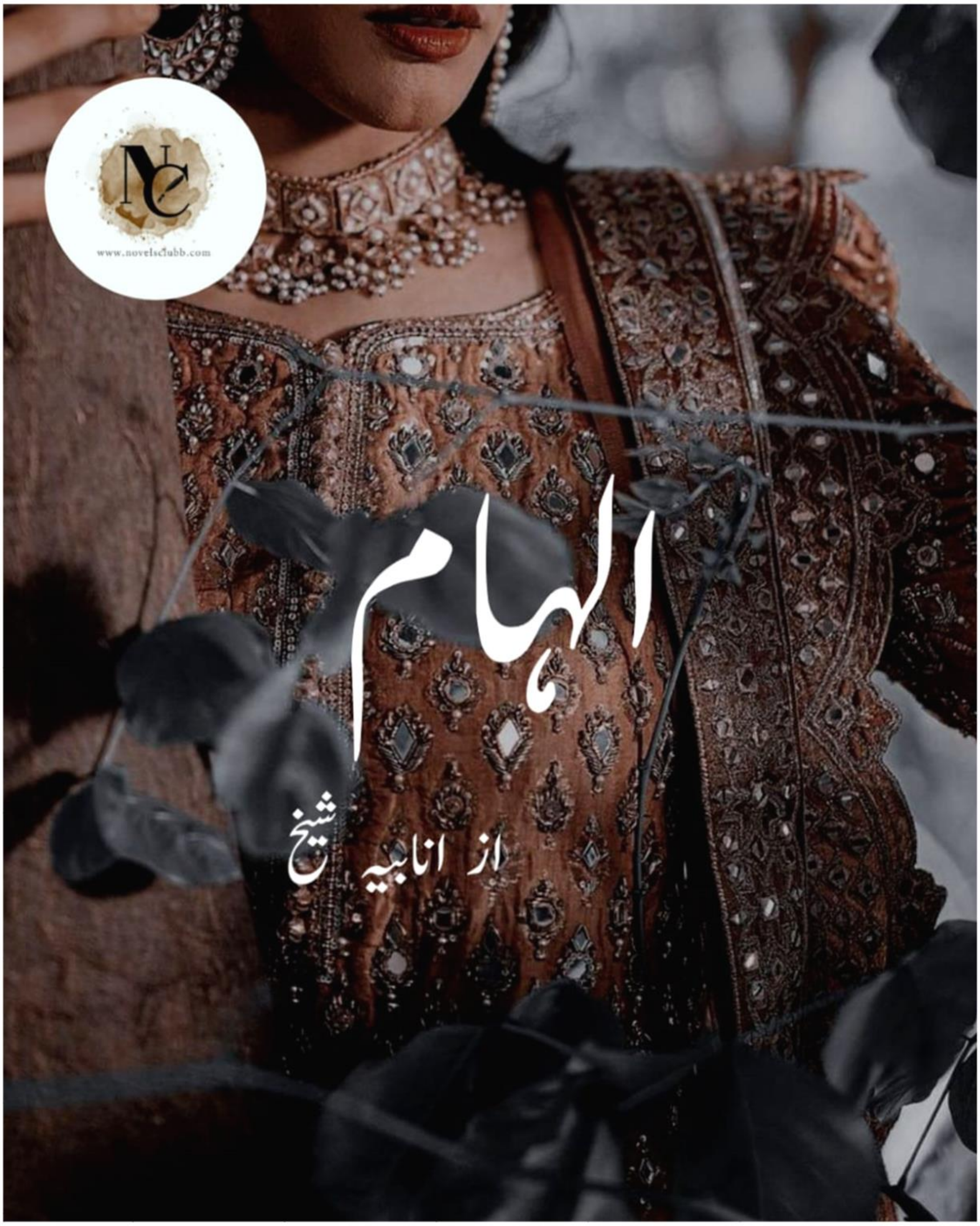
www.novelsclubb.com
الہام
از انابیہ شیخ

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

الہام از انابیہ شیخ

الہام ناول اس لڑکی کے نام جو پہلے کمزور ہوا کرتی تھی جو اپنے نفس میں بے قابو ہو کر ہر وہ حد پار کرنا چاہتی تھی جسے اللہ نے منع فرمایا اور یک بیک اُسکی زندگی نے اس طرح پلٹا کھایا کہ وہ حالات کے رویے سے مجبور ہو کر اپنا راستہ خود بنانے چل پڑی اور اس سفر میں اُسکے محرم نے اسکے ساتھ دیا جسے اللہ نے اسکے لئے ازل سے چنا تھا۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر پانچ

جہانگیر گھر میں آیا تو ساری لائٹیں آف تھی۔کارپورٹیکو میں کھڑی کر کے وہ دبے پاؤں گھر کے اندر آیا تھا۔سارے لوگ
سو چکے تھے۔اُسکے پاس ایکسٹرا چابی تھی جب کبھی وہ لیٹ آتا تو ایسے ہی گھر کے اندر گھستا تھا۔پہلے تو دادا جان ہر صبح اُسکی کلاس لیتے تھے مگر آج کوئی بھی موجود نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

فاطمہ ابھی تک اُسکے انتظار میں جگ رہی تھی۔

"کہاں تھے آپ"۔وہ کافی پریشان سے لہجے میں اس س پوچھ گئی۔

"آپکا اوپر والا حصّہ خالی ہے کیا؟" وہ ابرو اٹھا کر کے بولا۔

"کیا مطلب۔۔" فاطمہ نے آنکھیں پھیلائی۔

ظاہر ہے آفس والے کپڑے میں ہوں تو آفس میں ہی ہونگا نا۔" اُس نے ٹھنڈی "سانس بھر کر جواب دیا۔

اور بیڈ کی طرف بڑھا غالباً وہ کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جبھی بک الٹی پڑی تھی۔

"خیر تم اب سو جاؤ ٹائم دیکھا ہے۔" اسے فاطمہ پر ترس سا آیا۔

نہیں میں سو کر اٹھ بھی چکی ہوں۔ آپکو کچھ چاہیے تو نہیں۔" اس سے سوال "کیا۔

نہیں فلحال میں شاور لونگا۔ میرے کپڑے نکال دو گی مہربانی ہو گی۔" جہانگیر نے اسکی طرف معصوم سی شکل بنا کر بنا کے بولا۔

"جی۔" کہہ کر وہ وارڈروب کی طرف بڑھی تھی۔

اسکے لیے نائیٹ سوٹ نکال کر اسنے صوفے پر رکھ دیا تھا جب تک وہ چائے بنا کے لیکر آتی ہے وہ نھا ہی لیگا۔ سوچتے ہوئے فاطمہ باہر چلی گئ

کافی دیر تک شاور لینے کے بعد اسے سکون ملا باتھ روب پہن کر وہ دوسرے ہاتھ سے ٹاول لیکر سر کو پونچھتا واشروم سے باہر نکلا تو فاطمہ کمرے میں نہیں تھی ۔ہو گی یہی کہیں نیچے۔ سر جھٹک کر اُسے سوچا اور اپنے کپڑے پہننے لگا۔

پینٹ پہننے کے بعد اسنے ٹاول اور جا کر واشروم میں رکھا کی اسکو بے ترتیبی بلکل بھی نہیں پسند تھی۔

پھر بعد پر سے اُسنے کتاب ہٹا کر بک شیلف کے رکھی تکیہ صیح سے لگا کر وہ ویسے ہی آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔اُسکی عادت ہمیشہ سے یہی تھی کہ وہ اپنے روم میں بنا شرٹ کے رہتا کچھ باڈی بھی ویسے ہی بنائی تھی کی ہر وقت show-off کرتا رہتا تھا۔وہ ایک سیلف اوبسیسڈ انسان تھا۔

مگر اب فاطمہ کے آجانے سے وہ کچھ شائے سا رہتا تھا۔وہ بھی اپنے ہی کمرے میں۔اُنکے انداز میں ابھی میاں بیوی والی بے تکلفی نہیں آئی تھی۔

مگر ابھی فاطمہ کے نا ہونے سے تھوڑی آزادی کا خیال ہوا تھا مگر اسی وقت جھٹکے سے دروازہ کھلا تو وہ جلدی سے صوفے کی طرف بڑھا تھا۔اسکو بے شرمی لگتی

www.novelsclubb.com

یوں کسی کے سامنے بنا شرٹ کے ہونا مگر فاطمہ اتنے ہی دیر کے اندر تک آچکی تھی۔

اندر آنے کے بعد کا منظر دیکھ کر اسکے ہاتھوں کے ٹرے لرز گیا۔اور اونروس سے ہو گئی تھی۔

نظریں اب بھی اسی پر جمی تھی جبکہ جہانگیر اس وقت جلدی جلدی کے شرٹ پہنتا ہوا کافی مضحکہ خیز لگ رہا تھا۔

فاطمہ نے پہلی بار اتنی مردانہ وجاہت کا شاہکار دیکھا تھا۔اُسکے منھ سے بیساختہ ماشاءاللہ نکلا تھا۔اس نے اسکی تعریف کو دل میں نہیں رکھا تھا۔

"آپکی چائے۔" وہ ٹرے ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی۔

"میں نے تو نہیں کہا تھا بنانے کو۔" جہانگیر اب سمبھل چکا تھا۔

آئی نو مگر آپکو اسکی ضرورت ہوگی۔اوکے میں اب سو رہی ہوں۔" وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔"آپکو کسی اور چیز کی ضرورت تو نہیں۔" ساتھ ہی اسے جتایا کی وہ اسکی وجہ سے جاگ رہی تھی۔

"نہیں بائی داوے تھنکس۔" اُسنے کپ کو اونچا کر کے اشارہ کیا۔

مائی پلیز۔" اُسنے مسکرا کر جواب دیا۔اور لحاف اوڑھ کر لیٹ گئی تھی جبکہ وہ ابھی بھی صوفے پر بیٹھا غیر مرئی نکت کو تکتے ہوئے چائے ختم کر رہا تھا۔

"جہان۔۔"لحاف میں ہی منہ ڈالے وہ بولی تھی۔

وہ اُسکے ایکسپریشن نہیں دیکھ سکتا تھا۔"ہمم" اُسنے ہنکارا بھرا۔

"کچھ نہیں۔۔۔" وہ ارادہ بدل گئی جبکہ وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی۔

"جلدی سو جائیگا آپ۔ورنہ پھر ساری رات آپکو بیچینی سے نیند نہیں آئے گی

وہ کچھ بھی جواب نہ دے سکا۔

کی کس وجہ سے اسکو راتوں کو نیند نہیں آتی۔کچھ باتیں تو اسکے سر سے گزر جاتی اور اسے احساس بھی نہیں ہوتا۔

www.novelsclubb.com

اوکے گڈ نائٹ۔وہ بھی اس سے کچھ نہ کہہ سکا کی مردانا انا آڑ آگئی تھی۔چائے کا خالی کپ رکھ کر وہ اب اپنا لیپ ٹاپ کھول رہا تھا۔

****

اسکی کاشان سے اچھی خاصی دوستی بھی گئی تھی مگر پھر بھی وہ اپنے دل کی بات

اس پر عیاں نہیں کرتا تھا اور اسکا تو اسکی نظروں سے بیان ہوتا تھا

جبکہ وہ اسکو چپ چپ بیٹھا دیکھ کر رہ جاتی۔اس سے کچھ بھی نہیں کہہ پاتی۔

پھر اتفاق سے فاضیہ سے گفتگو کرتے ہوئے نجانے کہاں سے کاشان کا ذکر چھڑ

گیا تو اُسنے موقع غنیمت جانکر اُسکے بارے میں جاننے کا سوچا اور اس سے حورین

کے بارے میں پوچھ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تمکو نہی پتہ کیا؟؟فاضیہ حیرت سے بولی

کیا۔۔۔اسے تجسّس ہوا۔مجھے لگا حورین تمہاری دوست ہے اُسنے تمہیں بتایا

ہوگا کی انکا اور بھائی کا بریک اپ ہو گیا۔

کرتی تھی admire واٹ۔اسے جھٹکا سا لگا۔کیونکہ وہ کاشان اور حورین کو

مگر اسے یہ جانکر افسوس سا ہوا تھا۔

پھر تو کاشان مجنوں ہو گیا ہو گا۔۔اُسنے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں مگر اب تو دو سال ہو گئے۔اس نے کچھ خاص بھاؤ نہ دیا۔

اچھا اور دو سالوں میں وہ حورین کو نہیں بھولا۔

تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو؟ فاضیہ نے حیرت سے بولا۔

جیسے تمکو پتہ ہی نہیں کی یہ میرا کرش ہے۔وہ خفگی سے بولی۔

تو کیا ہوا کرش ہی ہیں نا۔اس نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

ہمم چھوڑو۔۔اُسنے بھی اسکی طرف سے دھیان ہٹا لیا تھا مگر خیالوں کا دریا بار بار

www.novelsclubb.com

اُسکی طرف بہہ جاتا تھا۔

فاضیہ میں جا رہی ہوں نے اس سے کچھ پوچھنے۔اُسنے فازی سے بولا

کیا؟؟اس وقت رات کے ایک بج رہے تھے کچھ لوگ سو چکے تھے کچھ لوگ

جگ رہے تھے۔

میں جارہی کاشان سے بات کرنے۔وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

کیا پتہ وہ اب اسکو بھول چکا ہو۔اُسنے خیالی اُمید بنائی۔اوکے مگر سوچ لو اگر اسے منع کر دیا تو سمیہ نے اسکو وارن کیا تھا۔

اٹس اوکے اگر منع کر دیا کم سے کم یہ افسوس تو نہیں ہو گا نا کہ میں نے اسے نہیں پوچھا۔اسے خود پر یقین تھا۔

اوکے جاؤ آل دی بیسٹ دونوں نے اسے پیچھے سے پش کیا اور اسکی ہمت بڑھائی ۔اس وقت اسے کسی نے جج نہیں کیا۔

اسنے باہر جھانک کے دیکھا تو سلمان کے ساتھ بیٹھا وہ گیم کھیل رہا تھا۔اسکی ہمت ٹوٹ گئی اور وہ جلدی سے روم کے اندر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا دونوں نے اسے پوچھا۔یار ہمت نہیں ہو رہی۔اُسنے روہانسی آواز میں کہا

تو چپ چاپ اب بیٹھو اب مت جانا۔فازی نے اسے منع کر دیا۔مگر وہ نہیں مانی۔ اور پھر سے باہر کی طرف چلی گئی۔

کاشان مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔اُسنے تمہید باندھی۔

بولو موبائل اور اُنگلیاں گھماتا ہوا بولا اُسکی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

جبکہ وہ ہمت جتاتی وہی پڑی خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

تم نے مجھے ایک بات نہیں بتائی ہے اسے اُسکے جھکے ہوئے سر کو نہارا۔

کیا وہ اسکرین سے نظر اٹھا کر بولا۔بکھرے بال ماتھے پر بکھرے تھے۔آنکھوں میں بیگانگی تھی۔

یہی کی تم اور حورین اب ایک ساتھ نہیں ہو۔اُسنے پوچھا تھا۔اندر سے دل دھڑک رہا تھا۔

میں ضروری نہیں سمجھتا۔اُسنے بے رخی سے جواب دیا

اوکے بٹ اگر میں تم سے کچھ کہوں۔اُسنے سوچ لیا تھا آج وہ بول دیگی۔

بچپن کی بات الگ تھی۔اب کی بات الگ تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر وہ یہ بات بھول گئی تھی جو انسان بچپن میں جیسا رہتا ہے ضروری نہیں کی بدل جائے۔کچھ انسانوں پر کئی برس گزر جاتے ہیں مگر انکی فطرت ایک ہی رہتی ہے اور فطرت کبھی بھی نہیں بدلتی۔

بولو بھی۔یا پھر ایسے ہی بیٹھے ہی رہو گی؟ کاشان نے اب موبائل بند کر دیا۔وہ اسکی بات سننا چاہ رہا تھا۔

if We work-out nd end up together? اسنے ہمت کر کے بول ہی دیا

اوکے مگر میں ایسا نہیں کر سکتا کاشان نے ناہی ہاں کیا ناہی نہ کیا تھا۔

what if؟؟؟؟ وہ اپنے سوال پر اڑی رہی۔

نہیں بھائی نہیں ہو سکتا سوری۔اُسنے کڑے لہجے کے کہا تھا۔میں آج بھی اسے ہی پیار کرتا ہوں اور میں اسکا ویٹ کرونگا آج نہیں تو کل وہ میرے ساتھ ہو گی کاشان کے لہجے میں یقین تھا۔

وہ مسکرا اٹھی۔

www.novelsclubb.com

اوکے مجھے بھی اپنا جواب دیں مل گیا۔ جیسے تم کسی اور کے لیے ویٹ کر رہے ہو ویسے میں بھی تمہارا کر لیتی ہوں۔ اچھا اب میں جا رہی سونے۔

ایک منٹ میری بات وہاں جا کر کسی سے بول نہ دینا میرے لیے مصیبت ہو جائیگی۔ اسے وارننگ بھی دی۔

ٹرسٹ می۔ وہ اُسے بھروسہ دلاتی ہوئی اندر کمرے میں آئی اور پیٹ کے بل لیٹ گئی۔ اُسکی ساری حسیات مر چکی تھی اسے کچھ بھی فیل نہیں ہو رہا تھا۔ کچھ پل پہلے اسے منع کیا گیا تھا۔ اور وہ اسکی بیگانگی کو محبت سمجھ رہی تھی کی آج تک ناولز میں فلموں میں یہی پڑھا تھا کہ ہیرو پہلے روڈ اور غصے والے ہوتے ہیں مگر اندر سے پیار کرتے ہیں بدل جاتے ہیں تو اس کے دماغ میں بھی یہی خناس بھر گیا تھا جو کیڑے کی طرح اس کے اندر کو چاٹ رہا تھا۔

کیا ہوا فازی اُسکے پاس آکر بیٹھ گئی۔

کچھ نہیں۔ اُسنے روندھی ہوئی آواز کے کہا۔

میں نے پہلے ہی منع کیا تھا۔ مجھے پتہ تھا ایسا ہی ہو گا۔ وہ الٹا اس پر چڑھنے لگی تھی۔

اب تو ہو گیا جو ہونا تھا۔ چھوڑ وہ ویسے ہی لیٹی رہی۔

تبھی دروازہ کھول کر کاشان اندر داخل ہوا تھا۔

اسکا موبائل آف ہو گیا تھا جسے لگانے وہ اس روم میں آیا تھا اور اندھیرے میں چارجر ڈھونڈھنے لگا مگر نہ ملنے پر اُسنے لائٹ جلائی تو دیکھا فاطمہ منھ چھپا کر لیتی تھی۔

اسے نہیں پتہ اسے احساس ہوا یا نہیں مگر وہ اپنا موبائل چارج پر لگا کر آیا اور اسکے پاس تھوڑی دوری پر بیٹھ گیا تھا۔

جبکہ فازی اور سمیہ اسے دیکھ کر سوتی ہوئی بن گئی تھی۔

فاطمہ۔۔اسے پکارا۔

www.novelsclubb.com

وہ انسنی کر کے لیٹی رہی۔

فاطمہ ایک منٹ اٹھ کر بات سن لو میری۔ کاشان نے اسے دوبارہ پکارا۔

کیا ہے؟؟ وہ جھٹکے سے اٹھی۔

ارررے وہ ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے مسکرایا۔

ہنسو مت زہر لگ رہے ہو۔وہ جل کر بولی۔

اچھا سنو یار تم بھی نہ بلکل ہی پاگل ہو۔

اُسنے اسے سمجھایا مگر we aren't meant to be together

اُسنے اس کی بات پر کان نا دھرے۔

وہ اپنے الفاظ پر اڑی رہی۔ what if we are میں بس یہ کہہ رہی ہوں

کوشش کر لو کچھ بھی نہیں حاصل نہیں ہو گا۔وہ بے نیازی سے بولا۔

پلیز کاشان ٹھیکے ہے تم بھی کسی سے محبت کرتے ہو تمکو تو احساس ہو گا نا۔اُسنے

اس سے اسکی محبت کی بھیک مانگی مگر خود کاشان کسی اور کا سوالی تھا۔

اسکے لیے ممکن ہی نہیں تھا کسی اور کی طرف دیکھنا۔پھر چاہے کوئی اس سے کتنی

وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ i AM sorry ہی شدید محبّت کیوں نہ کرے۔۔

اوکے تمہارے لیے یہ ہی بہتر ہے کہ تم اپنے قدم یہی روک لو۔

اوکے کاشان احمد تم اپنی محبت کرو میں اپنی کرتی ہوں دیکھتی ہوں کسکی محبّت کی

جیت ہوتی ہے وہ اسے چیلنج کرتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

لیٹ سی۔ میں اوپر جا کر کال کر رہا ہوں۔ کہتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا۔

تم میرے بارے میں سب جانتے ہو نا؟ وہ کچھ سوچتی ہوئی ٹائپ کرنے لگی تھی۔

میں ویڈیو کال کر رہا ہوں۔ کاشان نے لکھا ساتھ ہی اسے کال کی تھی۔

فاطمہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اٹھ کر دوسرے کمرے میں جا کر اس کا دروازہ بند کیا۔ ہاتھ پیر کانپ رہے تھے۔ ہیجان میں وہ صحیح غلط کا فرق نہیں سمجھنا چاہتی تھی۔

اب بولو کیا کہہ رہی تھی؟ کاشان نے اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کیمرے کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

رُکو فلٹر سیلیکٹ کر لوں۔ وہ خوشی سے بولی۔

ہاں کر لو مگر میرے سے گوری نہیں دکھ سکتی۔ اُسنے ہنستے ہوئے کہا۔ کچھ دیر پہلے کیا ہوا تو وہ دونوں شاید کہہ کر بھول گئے تھے۔

ہاں دکھ رہا ہے کون مکھن ہے کون گلاب جامن۔ اس نے اسکے کلر پر چوٹ کی۔

وہ ہنس دیا۔اچھااب جلدی بولو مجھے مووی دیکھنی ہے۔ایک ہاتھ سے موبائل پکڑے دوسرے ہاتھ سے لیپ ٹاپ پر اُنگلیاں چلاتے ہوئے اُسکا دھیان ہٹا تھا۔

تمہارا تو ابھی موبائل چارج نہیں تھا۔

اب ہو گیا ہے۔وہ دل جلانے والی مسکراہٹ سے بولا۔

ابھی تو تم غصہ کر رہے تھے اور اب۔۔۔۔وہ اُسکے کچھ دیر پہلے کے رویے پر شکوہ کرتے ہوئے بولی۔اُسکا دھیان اُسکی طرف نہیں تھا۔

تم یا تو مووی دیکھ لو یا بات کر لو۔وہ بدمزہ ہوئی۔

تو بولو نا تم کب سے کہانیاں سنا رہی ہو۔

ٹھیک ہے پھر کہانیاں نہیں سننی ہے تو دیکھ لو مووی۔وہ خائف ہو کر کال کٹ کر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

کاشان نے دوبارہ سے کیا۔تھوڑے تامل بعد اس نے جوائن کیا۔اچھا سنا لو کہانیاں۔وہ اُسے مناتے ہوئے بولا۔

وہ ہنوز منہ بسورے ہوئی تھی۔

بولو۔۔۔۔۔

میں یہ کہہ رہی تھی تم میرے بارے میں سب جانتے ہو نا۔

ہاں تو۔ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

تو پھر تم میرے بارے میں کیا سوچتے ہو؟ اُسنے سوال کر کے اُسکا چہرہ غور سے دیکھا۔

میں تمھارے بارے میں کچھ نہیں سوچتا۔ یہ تم بیٹھ کر کیا کیا خناس سوچتی ہو۔ وہ اس پر ہنسا

میں اس وے میں نہیں کہہ رہی، علینہ کہہ رہی تھی تم مرد ہو تم کچھ بھی سوچ سکتے ہو؟

آگے سے اگر لڑکی پروپوز کر دے تو مرد اُسکے کردار پر انگلی اٹھا سکتا ہے۔

پہلی بات ہے میں نے ایسا کچھ نہیں سوچا۔ دوسری نا ہی میں نے تمہیں کوئی امید دی ہے۔ پہلے دن سے ہی میرے thoughts تمہارے لیے کلیئر ہیں۔ سو بہتر ہے تم بھی مجھے بس دوست اور کزن کی ہی نظر سے دیکھو۔

ہاں تو میں کہاں کہہ رہی ہوں کہ مجھے تم چاہیے یا تمہارا ساتھ چاہیے۔

میری محبت ہے نا میں چاہے جس پر اپنے جذبات برباد کروں۔

کوئی میرے احساس کو نہیں روک سکتا۔ تم بھی نہیں۔ وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

اور میں تم سے کہہ رہی ہوں اگر ایسا سوچنا بھی تو مجھے دوسروں کے سامنے گرانے کے بجائے وہ بات مجھ سے ہی کہنا۔ یوں سبکے سامنے مجھے رسوامت کرنا۔

وہ اُسے وارن کر رہی تھی۔

ہاں تو تم بھی کوئی بھی بات ہو مجھ سے ہی کہنا دوسرے تیسرے کو مت انولوے کر لینا۔ اور ذرا اپنی زبان پر قابو رکھا کرو۔ ہر بات سب کے جاننے کی نہیں ہوتی۔ وہ ڈپٹتے ہوئے اسے نصیحت بھی کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں چلو مجھے مت سکھاؤ۔ جا کر اپنی مووی دیکھو۔ وہ مسکراتے کال کٹ گئی۔

جبکہ وہ خیالوں کے تانے بانے بننے لگی تھی کی اللہ نے اسکے ہمسفر کے کاشان احمد کو لکھ دیا ہے اور وہ اُسکے ساتھ ہے اسکی ہمراز ہے۔

اسے یہ بلکل بی احساس نہیں تھا اسکا تو رشتہ تو اللہ نے اسکے اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی کسی اور کے ساتھ بنا دیا تھا۔

مگر وہ وقت صحیح وقت نہیں تھا۔اُسکو ہی کوشش کرنی تھی کی وہ کب کہاں صحیح قدم لیتی ہے کہاں غلط۔ مگر وہ ٹھری صدا کی جلد باز نہ ہی اسے درست فیصلہ کرنا آیا تھا اب وقت کو دیکھنا تھا کی اس بار فاطمہ نے صحیح فیصلہ کیا تھا یہ پھر ہر بار کی طرح اس بار بھی اُسکے لیے ایک نیا سبق لکھنا تھا جہاں وہ غلط راستے سے بھٹک کر صحیح راستہ پر آتی ہے یہ پھر اُسنے پھر سے وہی غلطی دوہرا دی۔ جس کا اسے بہت بڑا خمزیانہ بھرنا تھا۔۔۔

تم نے کبھی چمکتے ہوئے جگنو دیکھے ہے؟ نشوہ آپی نے اس سے سوال کیا تھا۔اسے نیند نہیں آرہی تھی تو وہ جو باہر لان میں آکر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

چار سو اندھیرا پھیلا تھا سوائے پورٹیکو کی لائٹ کی جس وجہ سے ہلکی ہلکی روشنی پھیل کر اندھیرے کو توڑنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ کبھی کہیں کوئی جگنو اُڑتا تو جگمگاہٹ ہو جاتی۔نہ جانے کب نشوہ آپی اُسکے پاس آکر بیٹھی تھیں۔

تبھی وہ اچانک سے انکی آواز سنکر چونک گئی۔اندھیرے میں ایک بار پھر جگنو چمکا تھا۔

وہ سوالیہ نشان لیے اُنکی طرف دیکھنے لگی۔

جگنو کو اللہ نے بنایا ہے دیکھنے میں یہ تو بہت ہی چھوٹی مخلوق ہے مگر اگر تم انہیں غور سے دیکھو تو تمہیں احساس ہوگا کی یہ اپنے چھوٹے پن سے کبھی شرمندہ نہیں ہوتے۔

اسے سمجھ نہیں آیا کی وہ اُسے کیوں یہ سب بتارہی ہیں۔

مجھے معلوم ہے تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی مگر تم انہیں دیکھنے کی بجائے اُنکی ذات پر غور کروگی تو تمہارے سوال کے جواب مل جائینگے۔نشوہ آپی نے اسے لان کی طرف اشارہ کرکے کہا۔

www.novelsclubb.com

رات کافی ہوگئی زیادہ دیر تک مت بیٹھنا ورنہ تمہیں ٹھنڈ لگ جائیگی۔موسم بدل رہا ہے اس سے کہہ آپی اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اندر کی طرف چلی گئیں۔

جبکہ وہ انکی بات کا مفہوم جاننے کے لئے اپنا دماغ دوڑا رہی تھی۔ کوئی سرا ہاتھ نہیں آیا تھا تو وہ بس خالی اندھیرے کو تکتی کافی دیر تک وہیں بیٹھے نیند میں آنے لگی تو کاہلی سے اٹھتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی تھی اور بڑے سے دروازے کو بڑی مشکل سے بند کیا تھا۔ اب اسکا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا جہاں وہ لاتعلق شخص رہتا تھا۔

جو کی اس وقت نیند میں مست بڑے آرام سے سو رہا تھا۔ آس پاس کیا ہو رہا اس بات سے بے خبر۔ جبکہ اُسنے اُسے یوں سوتے دیکھ بڑی حسرت سے آہ بھری۔ کاش یوں بے خبری کی نیند مجھے بھی آجاتی اور نشوہ آپی کی بات کا کیا مطلب تھا وہ یہ سوچتے ہوئے نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

www.novelsclubb.com

*****

عون نے کافی ویٹ گین کر لیا تھا۔ جسکی وجہ سے اسکا موڈ اور آف رہتا کی کیسے پتلا ہو گا اور اسی ٹینشن میں وہ اوور اٹینگ کر جاتا یا پھر عالم گیر کی جان کھائے رہتا کی کیسے وہ اتنا پرفیکٹ ہے مگر پھر بھی اسکا کھانا نہیں رکتا۔

اس بار تو عالم چڑھ ہی گیا تھا۔ آپی اسکو سمجھا لیں آپ جب دیکھو سر پر سوار رہتا ہے۔ اُسنے نشوہ سے شکایت کی تھی۔ جو کی اس وقت تیمور کو عربی کا قاعدہ پڑھا رہی تھیں۔

کیوں ہر وقت میرے معصوم بیٹے کے پیچھے پڑے رہتے ہو تم دونوں۔ انکو بھی آج پوچھنے کا موقع مل گیا تھا۔

واٹ میں پیچھے پڑا رہتا ہوں یا وہ۔۔ ایک منٹ آپی آپ سچ کا ساتھ دیجئے پلیز۔

عالم کی آنکھ پھٹ کر باہر آنے کو تھی۔ اُسنے ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھا۔

اتنا بڑا الزام۔

کیا باتیں ہو رہی ہے بھائی بہن میں۔ عون نے اسی وقت انٹری ماری تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ تیمور سب کا دھیان بٹ جانے پر اب مگن سا بیٹھ کر عالم سے ہاتھ سے اسکا موبائل لیکر ٹام اینڈ جیری کارٹون لگا کر دیکھنے لگا تھا۔

آیئے ایئے آپ کا ہی ویٹ کر رہے تھے ہم۔عالم نے چبا چبا کر کہا تھا۔

اب میں نے کیا کر دیا عون نے بیچارگی سے منہ بنایا تھا۔نشوہ کی اس پر پیار آنے لگا تھا ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو۔اُنہوں نے کھسک کر اسکے لیے جگہ بنائی۔

آپی آپ اسے پوچھنے کی بجائے اسے پیار دے رہی ہیں ہاؤ سلی۔وہ غصے سے بھنا گیا۔

وجہ تو بتاؤ گے تبھی کان پکڑو نگی نا انہوں نے مسکراہٹ دباتے ہوئے بلآخر وجہ پوچھی۔

آپ اسے پہلے پوچھیں کی یہ میرے ہی کپڑے کیوں پہنتا ہیں۔اس گھر میں دو اور مرد رہتے ہیں یہ اُنکے بھی کپڑے لے سکتا ہے۔عالم نے شکایت نمبر ایک درج کی۔

کیوں کرتے ہو تم ایسا عون آپی نے اس سے پوچھا۔

پہلی بات میں کلیئر کر دوں۔ عون نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو عالم نے اُبرو اٹھا کر اشارہ کیا۔ کیا؟؟؟

پہلی بات یہ کہ پہلے میں جہان ماموں کے کپڑے پہن لیتا تھا اور وہ آپکی طرح بلکل بھی کنجوس نہیں اپنے سارے کپڑے کھلے دل سے مجھے دے دیتے ہیں۔

جبکہ یہ بات گول کر گیا وہ سلسلہ اب بند ہو گیا کی جہانگیر اسے اپنے کپڑے دے۔

اُسنے بھی آنکھیں پھیر لی تھی مگر سبکے درمیان عون اپنی سبکی نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

اور دوسری بات؟؟؟ عالم نے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ وہ میں یوں نہیں کہہ سکتا اُسنے سر جھکا کر نوٹنکی کی۔

عالم کو پتہ تھا وہ کچھ الٹی سیدھی بکواس ہی کریگا مگر پھر بھی اُسکی بات سننی ضروری تھی۔

بتاتے ہو یا پھر۔۔۔۔عالم نے مکہ دکھایا۔

www.novelsclubb.com

پیسے لگینگے اُسنے کہا آپی دیکھ رہی ہے اسکی حرکت سمجھالیں اسکو ایسے ہی یونی میں میرا دماغ خراب کیے رہتا ہے۔عالم نے دانت کیچتے ہوئے نشوہ سے پھر شکایت کی تھی۔

کیاہو رہاھے جہانگیر لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔

وہ اس وقت آفس کے کپڑے میں ملبوس تھا۔ہاتھ میں لیا لیپ ٹاپ کا بیگ اُسنے سامنے کرسٹل ٹیبل پر رکھا تھا۔اور تیمور کی طرف بڑھ کے اسے پیار کرنے لگا تھا جو کی جہانگیر کو دیکھ کو کافی مگن سا آٹھ کھڑا ہوا تھا۔

آیئے آپ بھی بیٹھے عالم نے اسے بیٹھنے کی آفر کرتے ہوئے آگے مزید جاری کیا

۔

اب عون صاحب بات کرنے کے بھی پیسے لینگے بات کیا ہے۔آج یہ صاحب خلاصہ کرینگے کی یہ کیوں ہر وقت دوسروں کے کپڑے پہنتے ہیں۔عالم نے ظالم ساس کا کردار رول پلے کیا تھا۔جسکے کٹھرے میں عون معصومیت سموئے کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

بتاتو رہا میرے کپڑے مجھے تھوڑے ٹائیٹ ہوتے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں میں دادا جان کے کپڑے پہنوں۔استغفرِ اللہ اُسنے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

ایں میں نے یہ کب کہا۔عالم کو جھٹکا لگا۔

ابھی تو کہا ہے سوچ کے دیکھتے میں دادا جی کپڑوں میں کیسا لگ رہا ہوں تو جہانگیر اور عالمگیر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

سوچا بھی نہیں جا رہا ہے۔دونوں نے ایک دوسرے کو تالی ماری۔

موٹو ہو رہے ہو تم یہ بولو۔جہانگیر نے سچ بولا تھا۔جو کی عون کی دُکھتی رگ تھا۔

ماما تیمور نے جہان کا چہرہ اپنے چھوٹے ہاتھوں سے پکڑا اپنی طرف کیا ہمم وہ متوجہ ہوا۔

بھائی تو میری چاکلیٹ کھا جاتے ہے ایک اور شکایت۔دیکھ رہی ہیں امی آپ اس گھر میں کوئی میرا ساتھ نہیں دے رہا۔وہ جھلا کر آٹھ کھڑا ہوا۔

تم لوگ کی بحث میں بیٹھی تو سارا دن ساری رات لگ جائیگی۔نشوہ بھی تنگ آکر آٹھ گئی۔

تم فریش ہو جاؤ جہان میں ریفریشمنٹ بھجواتی ہوں۔ پھر اسکے بعد ڈنر کرنا آپی آٹھ کر کچن میں چلی گئیں۔

ہاہاہاہا سوچو عون جو خود کی یونی کا چیمپئن سمجھتا ہے دادا جی کے کپڑے پہنے گا تو کیسا لگے گا۔ عالم نے دوبارہ اُسکا مذاق اڑایا۔

تم جم کیوں نہیں جوائن کر لیتے؟ جہانگیر نے تبصرہ کیا۔

وہ کھسیا گیا کہ کیوں یہ بات ہی منہ سے نکالی۔

جا رہا ہوں فریج میں اپنی جان دینے۔ اُسنے دھمکی دینے والے انداز میں کہا دونوں نے اونچی آواز میں قہقہہ لگایا۔

جبکہ عون اب خود کو کوس رہا تھا کی کیوں اُن لوگوں کے بیچ میں بیٹھا۔ بدلہ لینے کا موقع پھر کبھی دن کے چھوڑ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

******

شادی اچھے سے ہو گئی تھی علیزہ آپی رخصت ہو کر اپنی سسرال پہنچ چکی تھی۔

سب اپنی اپنی پرانی روٹین کو لوٹ چکے تھے۔

فاطمہ بھی آجکل اپنے دوسرے سیمسٹر کی تیاری کر رہی تھی۔ کرنے کو کوئی کام نہ تھا۔

علینہ بھی کئی دنوں سے نہیں آئی تھی نہ ہی وہ اسے ملنے اسکے گھر گئی۔ یوں دن بیزاری میں کٹ رہے تھے۔ اس وقت وہ اسائنمنٹ لیے بیٹھی بنا رہی تھی گاہے بہ گاہے موبائل میں بھی نظر ڈال لیتی تھی۔

واٹس ایپ گروپ میں سٹوڈنٹ کا گروپ تھا جسمیں سر اسائمنٹ بھیجتے تو سب وہیں سے ڈائریکٹ اٹھا کہ لکھ لیتے تھے کہیں کوئی لائق فائق اسٹوڈنٹ ہوتا تو تھوڑی بہت نالیج اور کلاکاری سے فائل سجا لیتا تھا۔ مگر پھر مسیج کی رنگ نے اُسکا دھیان کھینچ لیا تھا۔

کاشان نے اس پورے عرصے میں پہلی بار کوئی اسٹیٹس لگایا تھا۔ جو کی وہ دیکھ بیٹھی تھی۔ پھر اسنے بنا سوچے سمجھے اسے مسیج کر دیا تھا۔

تم نے مجھے بلاک کیا ہوا تھا کیا؟اور پھر دھڑکتے دل کے ساتھ موبائل ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی۔

کچھ ہی پلوں میں اسکا مسیج سین کر لیا گیا تھا۔شاید وہ آنلائن بیٹھا تھا۔

ظاہر ہے پڑھتا لکھتا نہیں تو فارغ ہی ہو گا فاطمہ نے اپنے من میں سوچا۔

اگر بلاک کیا ہوتا تو یوں مسیج نہیں کر رہی ہوتی تم جواب آیا تھا۔

جبکہ وہ شاد ہو گئی تھی کہ اسکا جواب آیا ہے کونسی اسائنمنٹ کہاں کہ اسائمنٹ۔

سب کچھ چھوڑ کر وہ اُس سے بات کرنے میں بزی ہو گئی تھی پھر باتوں کا سلسلہ جاری ہو گیا تھا۔

وہ اُس سے بات کرنے کے لیے بے چین رہتی جبکہ کاشان کا ایسا کچھ حال نا تھا اور کبھی یہ حال ہوتا کی وہ اُسے سین کر کے جواب بھی نہیں دیتا تھا۔

وہ اسے پوچھنا چاہتی کہ وہ ایسا کیوں کرتا مگر اسے ایسا حق ہے کہاں دیا گیا تھا جہاں وہ اس سے کوئی سوال کرتی۔

فاطمہ ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی بنا جانے کی اُسکا انجام کیا ہو گا۔

کیا وہ اُسکے لیے وہی جذبات رکھتا ہے کیا وہ اسکی ہی طرح بے چین رہتے ہیں۔

نہیں نا تو پھر کیوں۔۔۔۔۔آخر کیوں۔۔۔اندر سے سوالات ہوتے وہ سر جھٹک دیتی

جان چھڑا لیتی۔

مگر کیوں کیوں کی گردان بڑھتی جاتی۔

چپ رہو تم اسے اندر سے اٹھتی آوازوں کو ڈانٹا۔تم کچھ نہیں جانتے اسلئے تم چپ رہو گے اور میں بولو نگی۔اسنے انکا سامنا کرنے کی ہمت کر لی تھی۔

ضمیر کا سامنا کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔کیونکہ وہ آپکے اندر کی ساری حقیقت کو جانتا ہے وہ آپکے حال ماضی سے آگاہ رہتا ہے اسکی آواز آپ نہیں گھونٹ سکتے

www.novelsclubb.com

میں نے بچپن سے اسکا انتظار کیا ہے۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔تیز مذاق اڑاتی ہوئی آواز نے اسکا دم توڑ دیا۔میں نے اسے بچپن سے چاہا ہے میری محبت سچّی ہے تبھی تو اللہ تعالیٰ نے پھر ایک نیا راستہ دکھایا مجھے

۔

یہ نیا راستہ نہیں ہے فاطمہ یہ وہی پرانا راستہ ہے مگر فرق اتنا ہی کی پہلے اُسکی رونق کسی اور کے لیے تھی اور یہ راستہ جھوٹی رونق سجا کر تمہاری طرف لوٹ آیا ہے آنکھیں کھولو۔۔۔۔ پھر سے وہی غلطی کرنے جا رہی ہو۔ اندر سے کوئی وارن کر رہا تھا۔

مگر وہ کان آنکھ بند اُس راستے کا تعین کرنے کے لیے تیار کھڑی تھی۔ کتنی بھی ٹھوکریں آتی۔ زخم ہی تو ہے بھر جائینگے وہ خود کی تسلی کرتی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ کانوں میں آتی آوازوں کو ان سنا کرتے ہوئے۔ وہ اپنے جنون میں پاگل ہو چکی تھی۔ کیونکہ اسے لگا یہ اُسکی واحد خوشی ہے بھلے ہی تھوڑی تکلیف ہو گی مگر بعد میں خوشیاں ہی خوشیاں ہو نگی۔

www.novelsclubb.com

****

جہانگیر جب کمرے میں آیا تو فاطمہ کمرے میں اسے نظر نہیں آئی تھی۔

جب سے وہ اس گھر میں آئی تھی اُسکا سارا کام اپنے ذمے کے لیا تھا۔ جسکی وجہ سے اب اسے ہر کام کے لیے فاطمہ کو ہی آواز دینی پڑتی تھی۔

اپنا لیپ ٹاپ بیگ اُسنے سینٹرل ٹیبل پر رکھا اور وارڈروب میں سر دیکر اپنے کپڑے خود ہی نکالنے لگا تھا۔ اس چکر میں اُسنے سلیقے سے رکھے سارے کپڑے بگاڑ دیے۔

ہینڈل کلک کی آواز پر اُسنے مڑ کر دیکھا تو فاطمہ کمرے انٹر ہو رہی تھی۔

کیا کر رہے ہیں؟؟ وہ تیز قدموں کے چلتے ہوئے اُسکے پاس آئی تھی۔

آپ مجھے بھی آواز دے سکتے تھے اُسنے بگڑے موڈ کے ساتھ اُسکی طرف دیکھا آپنے تو سارے کپڑوں کا حشر نشر کر دیا ہے۔ وہ اُسے ڈانٹتے ہوئے بولی۔

ہاں تو سامنے رکھنا چاہیئے نہ میرے کپڑے۔ وہ خجالت سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

آپکے کپڑے اس میں ہے بھی نہیں آپ دوسرے خانے میں چیک کر سکتے تھے

۔

www.novelsclubb.com

اچھا پلیز بحث مت کرو ابھی کپڑے دو اُسنے تھوڑی اکڑ سے کہا تو فاطمہ کا منہ بن گیا تھا۔

یہ آپ کس ٹون میں مجھ سے بات کر رہے ہیں۔ایک تو میری سمجھ میں نہیں آتا کی کب آپکا موڈ صحیح رہتا ہے اور کب آف ہو جاتا ہے۔

ایسا کچھ نہیں جہان نے نفی کی۔

ایسا ہی ہے یہ لیجئے پکڑیں اپنے کپڑے۔اُسنے اُسکے ہاتھوں میں کپڑے پکڑائے۔

فریش ہو کر آپ ریسٹ کریں پھر میں نے آپ سے کچھ بات بھی کرنی ہے۔

وہ جو اپنے کپڑے لیکر واشروم میں گھس رہا تھا اسکے اس لہجے پر چونک گیا تھا،ایسی کیا ضروری بات کرنی تھی کی اس طرح سے اُسنے کہا سوچ کی پرچھائیں اُسکی چہرے پر آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ فاطمہ اطمینان سے چلتی ہوئی بالکنی پر آکر کھڑی ہو گئی تھی۔

اس گھر میں یہ اچھا تھا سبکے کمرے میں لان کی طرف رخ کیے ہوئے بالکنی تھی جس سے لان کا اچھے سے نظارہ لیا سکتا تھا۔

یہیں آدھی رات کو جہانگیر بیٹھ کر سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا تھا۔اُسنے آج سوچ لیا تھا آج وہ جہانگیر سے اُسکے رویّے کی بات کریگی ایک بار ہو گیا ہو گیا ہر بار وہی حرکت کر دینا اچھی بات نہیں تھی۔جب من ہوتا ہے وہ محبت کی بوچھار کر دیتا اور جب من نہیں ہوتا تو وہ اس سے اکھڑا اکھڑا رہتا۔

مانا کی وہ جہانگیر کی پسند کی نہیں اور نہ ہی جہانگیر اُسکی پسند تھا اگر اللہ تعالٰی نے اس دونوں کا ساتھ عمر بھر کے لیے جوڑ دیا تو اس میں اسکی کوئی غلطی نہیں تھی۔ ابھی تک اسے جہانگیر سے کوئی خاص لگاؤ نہیں ہوا تھا مگر تھا تو وہ اُسکا شوہر ہی۔ اب قسمت کا فیصلہ یہی تھا تو اسنے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے اس رشتے کو نبھانے کی مگر جہانگیر صاحب کے مزاج ابھی بھی درست نہیں ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

پہلے تو اسنے سوچا تھا کہ گھر میں کسی سے بھی اسکی سائک کے بارے میں پوچھیگی مگر پھر اسنے یہ ارادہ بدل دیا تھا۔اور اُسنے ڈائریکٹ جہان سے ہی پوچھنا مناسب سمجھا تھا۔

****

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔فاطمہ نے کاشان کو مسیج کیا تھا۔

مگر مجھے تم سے کوئی بھی بات نہیں کرنی ہے۔جواب موصول ہوا جسے پڑھ کرو بری طرح سے دکھی ہوگئی تھی۔اُن کے بیچ کوئی جھگڑا کوئی بات بھی نہیں ہوئی مگر نہ جانے کیوں وہ اسے اگنور کر رہا تھا اور یہی بات اُسکی برداشت کے باہر تھی۔

ناجانے کاشان میں کیا کشش تھی کی وہ ہر بار اُسکی طرف کھینچتی چلی جاتی تھی۔

جبکہ دوسری طرف اُسکا ایسا کوئی عالم نہ تھا۔نہ ہی وہ فاطمہ کی طرح بے کرنے کے لیے بے چین رہتا نہ ہی اسے بات کرکے اُسے کسی بھی طرح کی فیلنگ کا احساس ہوتا تھا۔

علینہ نے کئی بار اسے ریئلٹی چیک کروایا تھا مگر ہر بار اُسکی تان کاشان کی طرف ہی آکر ٹوٹتی تھی۔

اس وقت بھی وہ اپنے کمرے میں اندھیرا کر کے لیتی تھی۔گھر میں اسکی شادی کی باتیں چل رہی تھی اس وجہ سے وہ کافی زیادہ پریشان تھی۔اُسکا کہیں دل نہیں لگتا تھا۔

ہاؤ۔۔۔۔علینہ اُسکے کانوں کے پاس آکر چینخی تو اسنے اپنی آنکھیں کھول دی۔

تم آج یہاں کیسے۔اُسنے علینہ سے کہا۔

تم کئی دن سے آنہیں رہی تھی میرے گھر میں نے سوچا جا کر دیکھو زندہ ہو یا پھر ۔۔۔۔اُسنے فقرہ ادھورا چھوڑا۔

فکر مت کرو جلدی ہی مر جاؤ گی۔اُسنے گیلی آواز میں کہا تو علینہ چونک گئی۔

اللہ نہ کرے کیسی بات کر رہی ہو؟کچھ ہوا ہے کیا؟؟

۔ نہیں کیا ہو گا سب کچھ پہلے ہی جیسا ہے

www.novelsclubb.com

تو پھر تم۔۔۔۔۔وہ وقفہ لیکر۔۔۔دوبارہ سے اپنا جملہ دہرائی تم اس کے لئے رو رہی ہو؟اُسکی آنکھوں میں حیرت تھی۔

تو اور کسکے لیے۔۔۔۔اتنی مشکل سے وہ ملا تھا اتنے سالوں بعد۔۔۔اُسکی آواز میں رقت تھی۔

پاگل ہو تم بالکل خود کو دیکھو کہاں تم ہو کہاں وہ ہے اس نے اسکے حوصلے بلند کیے۔

مجھے اس وقت کسی کی کوئی تسلّی کوئی بھی بات چپ نہیں کروا سکتی ہے۔اللہ نے اگر اتنے سالوں بعد ملایا تو کچھ سوچ کر ملایا ہو گا وہ پر اُمید تھی۔

جبکہ علینہ کو اسکے پاگل ان سے خوف آرہا تھا فاطمہ تم خود کو سنبھالو تم پھر سے وہی غلطی کرنے جا رہی ہو۔ایک منٹ ایک منٹ اُسنے علینہ کو چپ کروایا تم میری دوست ہو یا دشمن۔۔۔۔اُسکی شک بھری نظریں علینہ پر جمی تھی۔

تم سچ مچ پاگل ہوا ٹھی انفیکٹ مجھے تم کوئی بات ہی نہیں کرنی وہ فاطمہ کو سختی سے جواب دیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

جبکہ فاطمہ ابھی بھی اُسکے منع کرنے پر کاشان کو دوبارہ سے مسیج کر رہی تھی۔

کیا آج رات ہم بات کر سکتے ہیں۔اگر تم فری ہو اُسے جلدی سے اگلی لائن ٹائپ کی۔

او کے اُسکی توقع کے خلاف اسکو جواب مل گیا تھا جبکہ وہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکی تھی اس نے سوچ لیا تھا کہ آج وہ کاشان کو اپنے بارے میں کنوینس کر ہی لیگی پھر اسے اُسکی محبت حاصل ہو جائیگی۔

چکی تھی۔اور آبسیشن ایک ایسی obsessed ho وہ کاشان نامی بلا سے بیماری ہوتی ہے جو سامنے والے کے دھتکارے جانے کے باوجود بھی وجود میں جونک کی طرح لپٹی ہوتی ہے جو دھیرے دھیرے کر کے آپکے ہی جسم سے لپٹ کر سارا خون چوس رہی ہوتی ہے۔

نہانے کے بعد وہ کافی فریش سا ہو کر روم کے باہر نکلا تو اُسکی نظر فاطمہ کو ڈھونڈ رہی تھی۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا کی اُسکی نظریں کسی کی متلاشی تھی۔وہ اسے دیکھ چکی تھی۔

چائے لے آؤں آپکے لئے ؟؟ وہ بالکنی سے کمرے کے اندر آتے ہوئے بولی۔ پیچ کلر کے ہلکی ایمبرایڈی والے سوٹ پہنے وہ کافی پیاری لگ رہی تھی۔

جب بھی اُسنے فاطمہ کو دیکھا تھا ہمیشہ سادے چہرے کے ساتھ دیکھا تھا۔ پر پھر بی نہ جانے کیوں اُسکے گال سیب جیسے گلابی ہوئے رہتے تھے اور ہونٹ پر کچھ اسی طرح کا ملتا جلتا رنگ تھا۔

اسے سمجھ نہیں آتا اُسکے گال زیادہ گلابی ہیں یا اُسکے ہونٹھ مگر اسے لگاتار دیکھتا ہی رہتا۔

البتہ اسے نہیں پتہ تھا وہ ہر وقت اپنے گالوں اور ہونٹوں پر ٹنٹ لگائے رکھتی تھی جسکی وجہ سے اسے میک اپ کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔

ہاں یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

اپنے مطلب کی بات ہو تو موصوف مسکرا بھی لیتے ہیں اور بات بھی کر لیتے ہیں۔

وہ اندر ہی اندر حیرت کرتے ہوئے باہر کی طرف چلی گئی۔

کچن میں جا کر اس نے سب سے پہلے چائے کا پانی چڑھایا پھر فریج سے بریڈ اور ویجیز نکال اب وہ اُسکے لیے سینڈوچ بنانے لگی تھی۔ بوا اس وقت سارے کام سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں چلی گئیں تھی آج کل اُنکی طبیعت بھی خراب رہنے لگی تھی۔ نشوہ بھی اس وقت تیمور کو پڑھا رہی ہو نگی اُسنے اندازہ لگایا۔

ہووووو عون کچن میں داخل ہوتے ہوئے چلایا۔

افف۔۔۔۔اُسکا دل یوں اچانک آواز پر دھک سے رہ گیا۔

کیا کرتے ہو عون اگر میں اس چاقو سے اٹیک کر دیتی تو وہ اسے دھمکی دینے کے انداز کے بولی۔

کچھ نہیں ہو گا مجھے اس چاقو سے۔ وہ اپنے موٹے ہوتے وجود کو دیکھتے ہوئے بولا۔

تو پھر کھاتے کیوں ہو اتنا۔

www.novelsclubb.com

پہلے نہیں کھاتا تھا اتنا مگر جب سے آپ اس گھر میں آئی ہیں روز جو نئے تجربے آپ اور امی ملکر کرتی ہیں وہ سب کچھ مجھے ہی اپنے اندر اتارنا پڑتا ہے۔ وہ دکھ بھری آواز کر کے بولا مگر چہرے پر شرارت نظر آرہی تھی۔

کیا بنا رہی ہیں آپ۔ وہ کھوجنے کے انداز میں بولا۔

جو بھی بنا رہی ہوں تمہیں بلکل بھی نہیں دونگی۔ بدن دیکھو کچھ دن بعد چل بھی نہیں پاؤ گے۔

دیکھا مجھے تو پتہ ہی تھا امی کہاں اپنے بھانجوں کو مانتی ہے۔ ہائے اب کیا ہو گا مجھ معصوم کا۔

اچھا مرومت مل جائیگا۔ وہ بے تکلفی سے بولی اُسکے ساتھ ہوتے ہوئے اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا کہ اسے وہ بالکل اذلان جیسا ہی لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

تھینک یو مجھے یہ بھی پتہ تھا آپ مجھے بہت زیادہ مانتی ہے وہ دبی مسکراہٹ سے بولا۔

بلکل فاطمہ بھی مسکرائی اور چائے کپ میں نکال سینڈوچ پلیٹ میں سیٹ کیے اور دوسری پلیٹ میں ایک سینڈوچ نکال عون کو تھمایا۔

ویسے عون مجھے لگتا ہے تم سنگل رہ جاؤ گے۔

وہ ہنستی ہوئی اپنے by the way enjoy your sandwich کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ عون اسکی بات سنکر کھانے کے بجائے اب گہری سوچ میں ڈوب چکا تھا۔ پتہ نہیں موٹے لوگوں سے لڑکے لڑکیاں دور بھاگتی کہ انکے ساتھ انکا کپل اچھا نہیں بنتا یا پھر آج کل پرفیکشن کا دور تھا، ہر کوئی پرفیکٹ ہی انسان چاہتا تھا۔

بات بھی صحیح تھی ویسے وہ بھی آجکل اسی غم میں دکھی گانے سنتے ہوئے اسمیں اپنا پھٹا بانس جیسا سر جوڑنے کی کوشش کرتا تھا جس کی وجہ سے عالمگیر بھی اپنے کانوں کے لیے افسوس کرنے کے سوائے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ وہی اُسکے ساتھ کمرہ شیئر کرتا تھا۔

یہ لیجئے آپکے چائے وہ ٹرے اُسکے سامنے ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

شکریہ۔وہ جو ایک بار پھر سے لیپ ٹاپ لیکر بیٹھا تھا اُسے سائڈ میں رکھ کر اُسنے کپ اٹھایا۔

صرف چائے ہی نہیں آپکو یہ سینڈوچ بھی ختم کرنے ہیں۔نہیں میں اس وقت کچھ نہیں کھا سکتا وہ کافی فٹنس کانشیس تھا اسلئے اُسنے منع کر دیا۔

مگر میں نے اتنی محنت سے بنائے ہیں وہ منہ بسور کر بولی۔جس پر جہانگیر کے ایک نظر ایک چہرے پر ڈالی جو کی ایک وقت ایک کیوٹ سے بچی کا لگ رہا تھا۔

اوکے لے رہا ہوں مگر صرف ایک کیونکہ ابھی ڈنر بھی کرنا ہے۔کھاتے ہوئے اُسنے چائے کا ایک گھونٹ بھرا تھا۔

یہ تم چائے میں چینی لیکر گر جاتی ہو گیا۔وہ بگڑے ہوئے منہ کے ساتھ چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ گیا۔

www.novelsclubb.com

دوسری بنادوں؟وہ فکر مند ہوئی۔

کتنے بھی دھیان سے چینی ڈال لی چائے ہمیشہ میٹھی ہی بن جاتی تھی اس سے۔وہ معذرت کرتے ہوئے کپ اٹھانے لگی

خیر چھوڑو تم نے کوئی بات کرنی تھی مجھ سے۔وہ اُسکی طرف پوری طرح سے متوجہ ہوتے ہوئے بولا۔

****

السلام وعلیکم۔اُسنے ٹھیک ایک بجے رات کو کاشان کو مسیج کیا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اگر پہلے کرتی تو یا تو وہ باہر آوارہ گردیاں کرتا پھر رہا ہوتا یا پھر اپنے دوستوں کے ساتھ بزی رہتا۔

اس وقت فاطمہ کے گھر میں سب سو رہے تھے صرف وہی ایک اکیلی جاگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ آج اُسنے سوچ لیا تھا آج وہ آر یا پار کاشان سے بات کر کے رہیگی۔یوں تو روز ہلکی پھلکی بات ہو جاتی تھی مگر اب وہ خود کو خیالوں میں اسکی ملکہ بنتے ہوئے دیکھ تھی۔اسے لگ رہا تھا وہ اب اسکا ہونے والا ہے۔

وعلیکم السلام۔جواب آیا۔

ابھی تک جاگ رہے ہو؟وہ دھڑکتے دل کے ساتھ لکھ رہی تھی۔

ظاہر ہے تبھی مسیج کر رہا ہوں ناکاشان نے برخی سے جواب دیا وہ اس وقت گیم کھیل رہا تھا۔

جبکہ وہ ابھی بھی سوچ رہی تھی کی اُسکے اس جواب کا کیا جواب دے۔

تم سے میں نے کہا تھا ویڈیو کال کا۔اُسنے ہمت کر کے ایک بار پھر پوچھا۔

ابھی نہیں یار میں گیم کھیل رہا ہوں۔جواب پڑھ کر اُسکا دل ڈوب گیا۔شاید وہ کچھ زیادہ کی امید کر لیتی ہے۔بجھے دل کے ساتھ اس نے موبائل کی سکرین کو تکا۔

گیم تمہارے لیے زیادہ ضروری ہے اسے یکے دیگرے اسے تین چار مسیج کیے۔

اوکے کروویڈیو کال کیا بات کرنی ہے۔بلآخر وہ گیم بند کر کے تیار ہو گیا تھا۔

ایک بھی لمحے کے لیے فاطمہ میں نہیں سوچا کی جس سے وہ آج اپنے دل کی بات کہنے جارہی کیا وہ بھی اُسکے لیے دل میں ایسے جذبات رکھتا ہے یہ پھر وہ صرف ٹائم پاس کے لیے اس سے محبت کا ڈراما رچارہا ہے اور یہی ہمارے معاشرے کی لڑکیوں کی غلطی ہوتی ہے وہ ہر کسی کو اپنا مان کر اُن پر اپنا سب مال کچھ لوٹا بیٹھتی ہیں بات ٹیلی فونک رابطہ سے ہو کر ملاقات پر آجاتی ہے اور اس طرح وہ اپنی عزت گنوا بیٹھتی ہے۔

یا پھر کوئی نا کوئی الزام اُنکے سر آہی جاتا ہے۔اور جب پانی سر سے اوپر گزر جاتا تو انہیں احساس ہوتا ہے کی کیا غلطی ہوئی۔

اللہ اور اسکے رسول کے احکامات کو بھلا کر وہ خود ہی تذلیل کر بیٹھتی ہیں۔

دل کی حالت رواں دواں تھی۔

خود کو صحیح مان کر وہ غلط راستے کا تعاون کر بیٹھتی ہیں جو کی ایک سراب ہوتا ہے جنکی اتھاہ گھرائیوں کے دلدل میں وہ دھنستی چلی جاتی ہیں۔

کال ریسیو کر کے اُسنے کانوں میں ہینڈ فری ٹھونسا۔

بولو بد تمیزی سے اُسے مخاطب کیا تھا اور یہیں آ کر وہ غلط ہو چکی تھی۔اسے لگا کی وہ اسے دیکھ کر خوش ہو گا مگر سامنے ایسا کوئی ردِ عمل نا تھا مگر وہ ہی ڈھیٹ بنی اسکے سامنے خوش دلی سے بولتی رہی۔

کیا تم ابھی بھی اسکی یادوں سے باہر نہیں آئے ہو جو تم کسی کو بھی اپنا نہیں پا رہے ہو؟اُسنے سنجیدگی سے اس سوال کیا۔

پہلی بات تو یہ کی میں پابند نہیں ہوں کی تم سے اپنی بات شیئر کروں اُسنے اسے ٹوک دیا۔

میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور کچھ پوچھنا ہے۔

دوسرا ریڈ فلیگ جو کی اُسنے نظر انداز کر دیا۔

ارے رکو تو۔۔۔وہ اُسے روکتے ہوئے بولی۔میں یہ پوچھ رہی تھی کیا تمہارے دل میں میرے لیے تھوڑی سی بھی گنجائش نہیں بچتی۔وہ بنا گھبرائے اپنی بات اس سے کہہ گئی تھی۔

ارے یار تم جب سمجھنا نہیں چاہتی تو میں اب کیا ہے کہوں تم سے۔وہ اپنے بالوں کے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔جبکہ وہ اُسکو پلک جھپکائے بنا دیکھے جا رہی تھی نظر تھی کی بھری نہیں جا رہی تھی۔

چہرے پر سادہ سے مگر پرکشش نقشہ کافی گھنے بال جو کی ماتھے پر گرے رہتے سانولا رنگ اور لمبی سی ہائیٹ۔ہاں البتہ وہ کافی سیدھا تھا اُسکی نظر۔

اُسکی فلرٹ اور ہر لڑکیوں سے بات کرنے کی عادت بھی فاطمہ کو بری نہیں لگتی تھی۔جبکہ وہ بندہ جو ہر دوسری تیسری لڑکی کے ساتھ پایا جاتا تھا اُسے فاطمہ بالکل بھی دوسرے روپ میں نہیں پسند تھی۔

www.novelsclubb.com

کاشان کو پتہ تھا کہ اسکی شادی اُسکے ماں باپ کی پسند سے ہو گی۔ہر روایتی مرد کی طرح وہ بھی ایسی لڑکی کو چاہتا تھا جو نہ ہی کسی سے کونٹیکٹ میں رہے نہ ہی اس نے کسی دوسرے لڑکے سے بات کی ہو۔

جبکہ فاطمہ نے اسے پہلے پروپوز کر کے اپنی وقعت اُسکی نظروں میں دو کوڑی کی کردی تھی اسلیئے وہ اسے ذرا بھی لگاؤ نہیں محسوس کر رہا تھا۔

بلکل بھی نہیں میں نے تمہیں اپنی بہن کی اور کزن کی نظر سے دیکھا ہے۔اسکے علاوہ میں تم کو کوئی حیثیت نہیں دے سکتا آج کاشان نے بھی اسے دو ٹوک بات کرنے کی سوچ لی تھی۔

کیا ہم دوست نہیں بن سکتے۔اُسنے اصرار سے کہا۔

نہیں وہ بھی نہیں میں روز یہاں بیٹھ کر تم سے بات نہیں کر سکتا وہ بھی جبکہ میں جانتا ہوں کہ تم میرے لیے اپنے دل میں کیا جذبات رکھتی ہو۔اور دوسرے تم جا کر کسی اور کو دیکھو کسی اور سے بات کرو مگر میرا پیچھا چھوڑ دو۔

میں نے اپنے دل میں کسی اور کی محبّت سنبھال ایک رکھی ہے۔

ٹھیک ہے ہو گیا ہمارا بریک اپ مگر میرے دل میں آج بھی اُسکے لیے ہی محبّت ہے اور میں اسکا انتظار ہمیشہ کرونگا۔ وہ جو اس سے بات نہیں کرتا تھا بولنے پر آیا تو اسکے دل کی حالت سمجھے بنا ہی بولتا چلا گیا تھا۔ جبکہ اسے آگ لگ چکی تھی۔

اسے ریجیکٹ کر رہا وہ ٹھیک ہے یہی بات ہے تو ایسے ہی سہی۔

تم بھی کسی سے محبت کرتے ہو وہ تمہیں نہیں مل رہی تو تمہیں تکلیف کا احساس ہو رہا ہے تو میری تکلیف کا کیا۔ وہ چلا پڑی تھی۔

وہ تمہارا ایشو ہے۔ میں نے نہیں کہہ تھا مجھے محبّت کرو۔ اُسکے انداز میں فاطمہ کے لیے کوئی لچک نہ تھی۔

یار فاطمہ سمجھو کیسے بتاؤں میں تمہیں؟ وہ غصے میں اسے گھورتے ہوئے بولا۔

نہیں نہیں مجھے نہیں سمجھنا، کچھ بھی نہیں وہ دائیں بائیں گردن گھماتے انکاری ہو کر بولی۔

یار میں آپ سے کیا مانگ رہی ہوں؟ تھوڑی سی محبت نا؟ وہ روہانسی ہو کر بولی۔

نہیں دے سکتا یار ہم لوگ پیار د ثر و نہیں کرتے۔ وہ دھیمے لہجے میں بولا۔اور تم بھی مجھ سے محبت نہیں کرتی تمہیں بس میں چاہیے کہ میں نے کیسے تمہیں منع کیا۔ تم مجھ سے محبت نہیں کرتی فاطمہ۔

تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ ہم محبت د ثر و نہیں کرتے؟ وہ اُسکے اُداس لہجے پر زور دیتے بولی۔

میں تو روز شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر یہی دہراتی ہوں کہ آئی د ثر ولو تو پھر ایسا کیوں۔

ٹھیک ہے مگر میرے دل میں تمہارے لئے کوئی فیلنگ نہیں ہے یہ سمجھو۔

تو تم نے مجھ سے باتیں کیوں کی؟ وہ غصے میں بولی

کیونکہ تم کرنا چاہ رہی تھی۔اُسنے کندھے اچکا کا سارا الزام اُسکے سر پر ڈالا۔

مگر تم شادی تو کروگے نا کسی لڑکی سے تو وہ لڑکی میں کیوں نہیں وہ دل میں امیدوں کا دیا جلائے بیٹھی تھی جو کی بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

تمہیں کوئی اور مجھے بیٹر میل سکتا ہے فاطمہ تم سمجھتی کیوں نہیں۔

اور میں کسی بھی لڑکی سے شادی کر سکتا ہوں مگر تم سے بلکل نہیں۔۔۔۔اور پھر رابطہ ٹوٹ گیا۔

جبکہ وہ اسی پوزیشن میں لیٹکر اُسکی باتوں کو اپنے دماغ میں گونجتے ہوئے سن رہی تھی۔

میں کسی بھی لڑکی سے شادی کر سکتا ہوں مگر تم سے نہیں

تم سے نہیں۔۔۔۔۔اسے لگا اُسکے اطراف میں موجود ساری چیزیں اُسکا مذاق اڑا رہی تھی۔

تم سے نہیں۔۔۔۔۔

چپ رہو تم۔۔۔۔۔۔چپ۔۔۔۔۔۔وہ ہسٹریائی انداز میں چلائی تھی۔ مگر اسکے گلے سے صرف گھٹی گھٹی آواز نکل پائی تھی۔اور اسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

جاری ہے۔۔